مشہور تاریخی عمارتیں

سیر کرنا سبھی کو اچھا لگتا ہے۔ تم بھی اپنے بڑوں کے ساتھ آس پاس کی مشہور جگہوں کو دیکھنے کے لیے جاتے ہو گے۔ سچ تو یہ ہے کہ ہمارا مُلک ہندوستان بہت خوب صورت ہے۔ یہاں کے موسم، باغ، تہوار، نئی اور پُرانی طرز کی عمارتیں بہت مشہور ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ دوسرے مُلکوں سے سیَر کے شوقین ہمارے مُلک میں آتے ہیں۔ آیئے ہم آپ کو کچھ مشہور تاریخی عمارتوں کے بارے میں بتاتے ہیں۔

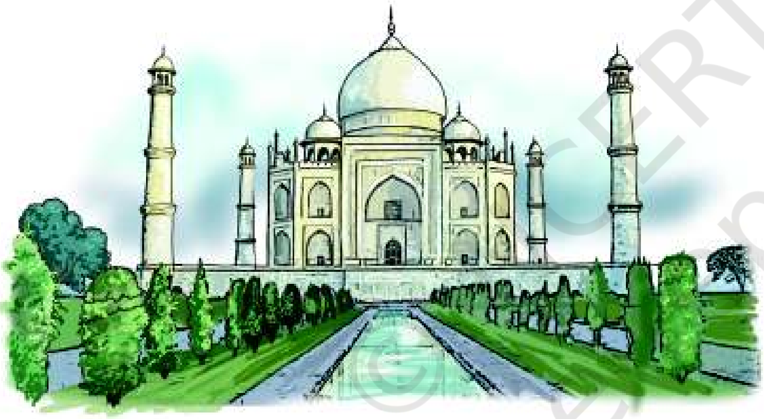

ہندوستان کی سب سے مشہور تاریخی عمارت تاج محل ہے۔ یہ آگرے میں ہے۔ اسے اب سے تقریباً ساڑھے تین سو سال پہلے مغل بادشاہ شاہجہاں نے اپنی بیگم ممتاز محل کی یاد میں بنوایا تھا۔ آپ تاج محل جائیں گے تو دیکھیں گے کہ ایک اونچے چبوترے پر بہت بڑا گنبد ہے۔ چبوترے کے چاروں کونوں پر چار مینار ہیں۔ اس پوری عمارت کی تعمیر میں سنگِ مرمر کا استعمال کیا گیا ہے۔ چاندنی رات میں سنگِ مرمر سے بنی یہ عمارت جگمگا اُٹھتی ہے۔ تاج محل میں پتھروں پر کی ہوئی نقّاشی بہت خوب صورت ہے۔ جالیوں کی بناوٹ بھی دیکھنے کے لائق ہے۔

قطب مینار دہلی کی مشہور تاریخی عمارت ہے۔ اُسے اب سے تقریباً آٹھ سو سال پہلے قطب الدین ایبک نے بنوانا شروع کیا تھا۔ اس کی ایک منزل ہی تعمیر ہو سکی تھی کہ قطب الدین ایبک کا

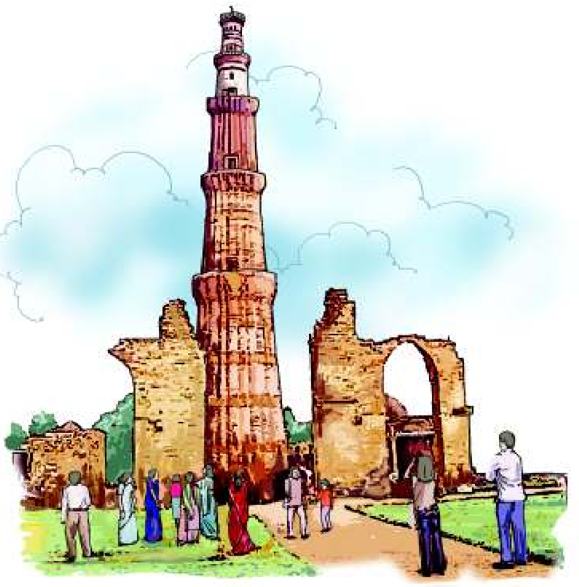

انتقال ہوگیا۔ بعد میں التُتمِش نے اسے مکمّل کرایا۔ پانچ منزلہ اس مینار کی اونچائی 240 فٹ ہے۔ مینار کی باہری دیواروں پر قرآن شریف کی آیتیں بہت خوب صورت حروف میں کُھدی ہوئی ہیں۔ دہلی کی سَیر کے لیے آنے والے اس مینار کی اُونچائی دیکھ کر حیران رہ جاتے ہیں۔

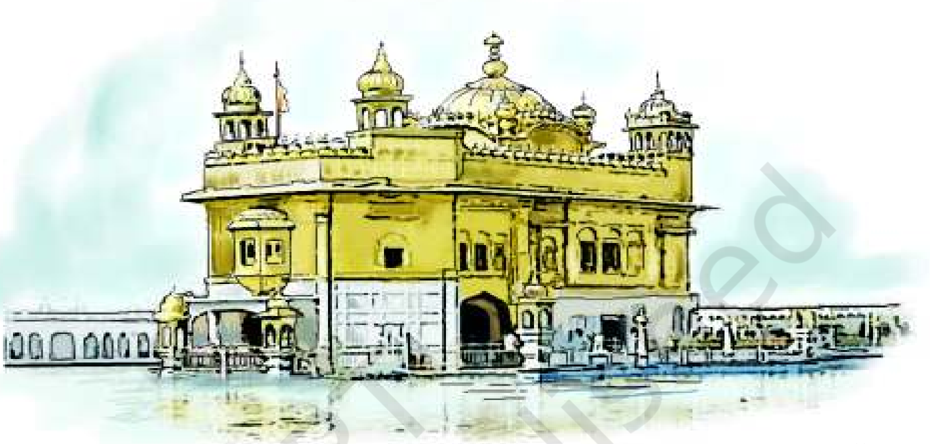

پنجاب کے شہر اَمرِتسر میں ’’سُوَرن مندر‘‘ (سونے کا مندر) سکّھوں کا اہم مذہبی مقام ہے۔ سکّھوں کے گرو گرو داس کو مغل بادشاہ اکبر نے پانچ سو بیگھے زمین دی تھی۔ گرو داس نے یہاں ایک تالاب بنوایا تھا جسے سکھ لوگ پوتر سروور یعنی مقدّس تالاب کہتے ہیں۔ گرو ارجن دیو کے زمانے میں اسی تالاب کے ساتھ ساتھ ایک بہت بڑا مندر تعمیر کیا گیا۔ اس میں سکھوں کی مذہبی کتاب آدی گرو گرنتھ صاحب رکھی گئی ہے۔ اسی وجہ سے یہ مندر سکّھوں کی عقیدت کا مرکز بن گیا۔ بعد میں مہاراجہ رنجیت سنگھ نے مندر کے بڑے گنبد پر سونے کا پتّر چڑھوا دیا اور یہ مندر ’سورن مندر‘ کے نام سے مشہور ہُوا۔

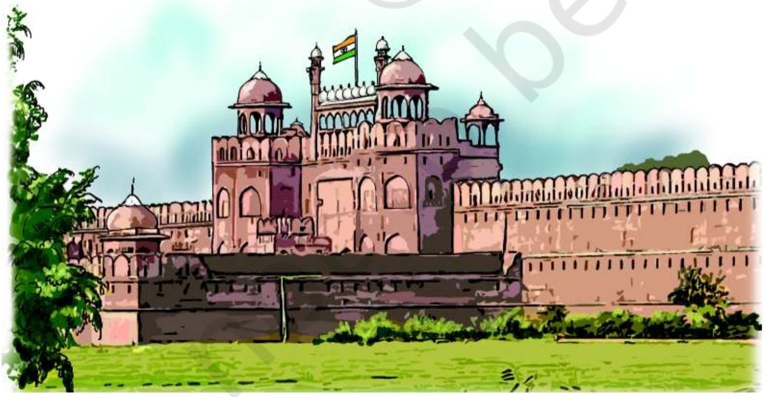

مغل بادشاہ شاہجہاں کو عمارتیں بنوانے کا بڑا شوق تھا۔ اس نے دہلی کو اپنی راجدھانی بنایا اور یہاں ایک نیا شہر شاہجہاں آباد بسایا۔ اسی شہر میں جمنا ندی کے کنارے اُس نے ایک قلعہ بنوایا۔ اُس کی تعمیر میں لال پتھر کا استعمال کیا گیا۔ اسے ’لال قلعہ‘ کہا جاتا ہے۔ لال قلعے کی دو عمارتیں بہت مشہور ہیں۔ ایک دیوانِ عام اور دوسری دیوانِ خاص۔ دیوانِ عام میں بادشاہ دربار کرتے تھے اور عوام کے مسائل سنتے تھے۔ دیوانِ خاص میں بادشاہ امیروں اور وزیروں سے صلاح و مشورہ کرتے تھے۔ لال قلعے میں سنگِ مرمر کی ایک خوب صورت مسجد بھی ہے۔ اسے

موتی مسجد کہتے ہیں۔ شاہی دوَر کی بہت سی خوب صورت اور یادگار چیزوں کو اسی قلعے میں ایک میوزیم میں رکھا گیا ہے۔

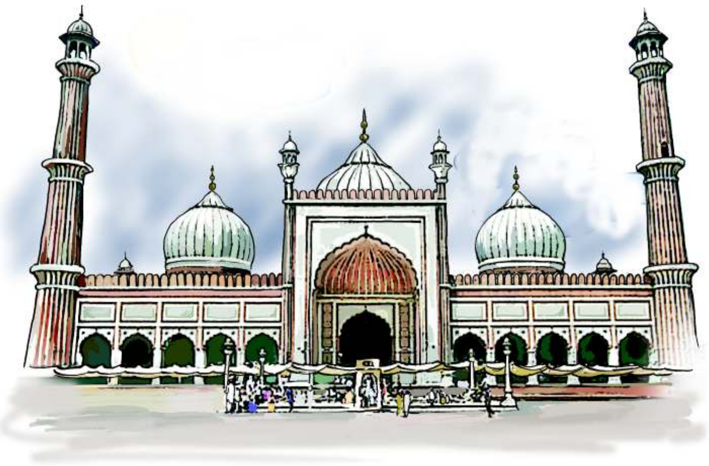

دہلی کی جامع مسجد بھی شاہجہاں ہی نے بنوائی تھی۔ یہ مسجد لال قلعے کے سامنے ایک اونچی پہاڑی پر بنائی گئی ہے۔ اس میں داخل ہونے کے تین دروازے ہیں۔ بہت سی سیڑھیاں چڑھ کر اوپر جانا پڑتا ہے۔ مسجد کا بہت بڑا صحن ہے۔ صحن کے بیچ میں ایک حوض ہے۔ تین گنبد اور دو مینار اس مسجد کی خوب صورتی میں چار چاند لگاتے ہیں۔ پوری مسجد لال پتھر سے بنائی گئی ہے۔ لیکن مسجد کے اندرونی حصّے کا فرش سنگِ مرمر کا ہے۔ جامع مسجد کا شُمار ملک کی بڑی مسجدوں میں ہوتا ہے۔

1. لفظ اور معنی

طرز	:	طریقہ، طور، ڈھنگ
شوقین	:	شوق رکھنے والا
تاریخی	:	قدیم، پُرانے زمانے کا جس کی اہمیت ہو
نقّاشی	:	گُل بوٹے بنانے کا ہنر
میوزیم	:	ایسی جگہ جہاں انوکھی اور کمیاب چیزیں رکھی جاتی ہیں
شُمار	:	گنتی
چار چاند لگانا	:	خوب صورتی میں اضافہ کرنا
مسائل	:	مسئلہ کی جمع، پریشانیاں، وہ باتیں جنھیں حل کرنا ضروری ہو
عقیدت	:	احترام

2. سوچیے، بتایے اور لکھیے

(الف) اس سبق میں کِن مشہور عمارتوں کا ذِکر کیا گیا ہے؟

(ب) تاج محل میں کتنے مینار ہیں اور یہ عمارت میں کس جگہ بنائے گئے ہیں؟

(ج) قطب مینار کی اونچائی کتنی ہے؟

(د) مہاراجہ رنجیت سنگھ نے سُورن مندر کے لیے کیا کِیا؟

(ہ) جامع مسجد میں حوض کس جگہ بنا ہوا ہے؟

3. اشارے کے مطابق ان الفاظ کے جوڑے ملایئے

تاج محل	سُورن مندر
قطب مینار	لال قلعہ
مقدّس تالاب	سنگِ مرمر
دیوانِ عام	جامع مسجد
اونچی پہاڑی	قطب الدین ایبک

4. پڑھیے، سمجھیے اور لکھیے

(الف) حامد کل سیر کو جائے گا۔ (ب) کیا آپ بھی اُستاد کے ساتھ تاج محل دیکھنے جائیں گے۔

(ج) میں خط لکھوں گا۔

اِن جملوں میں ’سیر کو جائے گا‘ ’دیکھنے جائیں گے‘ ’خط لکھوں گا‘ **فِعل** ہیں۔ ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ کام آنے والے زمانے میں ہوگا۔ ایسے فِعل کو **فِعل مستقبل** کہتے ہیں۔

- وہ فعل جو آنے والے زمانے میں کیا جانے والا ہو اُسے ’**فِعلِ مستقبل**‘ کہتے ہیں۔ زمانے کے

لحاظ سے فِعل کی تین قسمیں ماضی، حال اور مستقبل ہیں۔

- نیچے لکھے ہوئے جملوں کو بدل کر لکھیے

ماضی	میں کتاب پڑھتا تھا	میں مدرسہ جاتا تھا	میں لکھتا تھا	میں سوتا تھا	میں دوڑتا تھا
حال	میں خط پڑھتا ہوں	....	....	....	....
مستقبل	میں مدرسہ جاؤں گا	....	....	....	....

- اس سبق سے دس اِسم تلاش کر کے لکھیے
- نیچے دیے ہوئے محاوروں کے معنی اپنے اُستاد سے پوچھیے اور ان کو جملوں میں استعمال کیجیے

چار چاند لگنا   یاد تازہ ہونا   جگمگا اُٹھنا

5. ان بیانات میں سے صحیح پر (✓) کا اور غلط پر (×) کا نشان لگایئے

(الف) لال قلعہ جمنا ندی کے کنارے ہے۔ ☐

(ب) قطب مینار آگرے میں ہے۔ ☐

(ج) گرو ارجن دیو کے زمانے میں اَمرتسر میں ایک بڑا مندر تعمیر کیا گیا۔ ☐

(د) موتی مسجد لال پتھر کی بنی ہوئی ہے۔ ☐

(ہ) تاج محل میں تین گنبد ہیں۔ ☐

(و) تاج محل چاندنی رات میں جگمگا اُٹھتا ہے۔ ☐

6. خالی جگہوں کو صحیح الفاظ سے پورا کیجیے

(الف) قطب مینار میں .... منزلیں ہیں۔

(ب) سُوَرن مندر .... میں ہے۔

(ج) دیوانِ عام میں بادشاہ .... کرتے تھے۔

(د) جامع مسجد میں داخل ہونے کے تین .... ہیں۔

(ہ) جامع مسجد کے اندر کا فرش .... سے بنایا گیا ہے۔

7. یہ عمارتیں کس نے بنوائیں لکھیے

- قطب مینار ....
- تاج محل ....
- سُوَرن مندر ....
- جامع مسجد ....

8. دی ہوئی تصویروں کے بارے میں دو دو جملے لکھیے

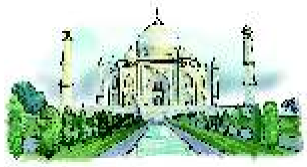

....

....

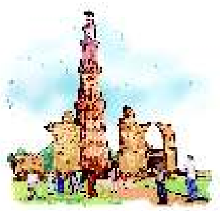

....

....

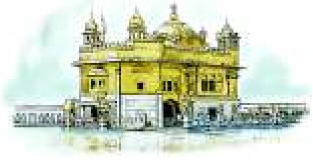

....

....

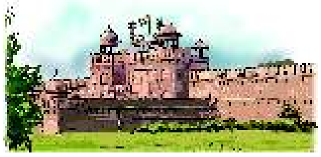

....

....

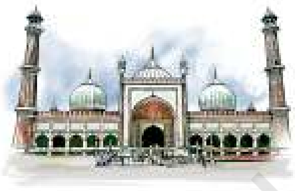

....

....

9. بے ترتیب حروف کو دی گئی مثال کے مطابق ترتیب سے لکھ کر عبادت گاہوں اور مشہور عمارتوں کے نام خانوں میں لکھیے

مثال : ج + س + م + د — مسجد

(الف) ن + د + م + ر

(ب) گ + و + ر + د + و + ا + ر + ہ

(ج) ج + ر + ا + گ

(د) ک + ب + ع + ہ

(ہ) ت + ج + ا + ح + م + ل

(و) ل + ا + ل + ق + ہ + ع + ل

(ز) چ + ا + ر + م + ن + ا + ی + ر

10. خوش خط لکھیے

عمارتیں ....

باغ ....

تہوار ....

تاج محل ....

سنگِ مرمر ....

قطب مینار ....